احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

213029

CPL 61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

بدھ 30- جون 1999ء- 15 ربیع الاول 1420 ہجری- 30- احسان 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 145

ریاکاری کا بد انجام

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کر دے گا۔ اور جو ریاکاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کر دے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الریاء والسمعہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ریاکار انسان بے فائدہ کام کرتا ہے۔ مومن کو تو خداوند تعالیٰ خود بخود شہرت دیتا ہے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ (-) لمبی نمازیں پڑھا کرتا تھا تاکہ لوگ اسے نیک کہیں۔ لیکن جب وہ بازار سے گذرتا تو لڑکے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے اور کہتے کہ یہ ایک ریاکار آدمی ہے جو دکھلاوے کی نمازیں پڑھتا ہے۔ ایک دن اس شخص کو خیال ہوا کہ میں لوگوں کا کیوں خیال رکھتا ہوں اور بے فائدہ محنت اٹھاتا ہوں۔ مجھے چاہئے کہ اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤں اور خالص خدا کی خاطر عبادت کروں۔ یہ بات سوچ کر اس نے سچی توبہ کی اور اپنے اعمال کو خدا کے واسطے خاص کر دیا اور دنیوی رنگ کی نمازیں چھوڑ دیں، اور علیحدگی میں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگا اور اپنی عبادت کو پوشیدہ رکھنا چاہا۔ تب وہ جس کوچہ سے گذرتا۔ لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے کہ یہ ایک نیک بخت آدمی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 505)

بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو۔ جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریاء کی ملونی نہ ہو اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی۔ یہ بات یاد رکھو کہ ریاء حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس و خاشاک کو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مرد خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔ (-)

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے۔ جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔ مگر ریا ہر مال کو جلا دیتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے۔ اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریاکاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے۔ لیکن جب ریاء کا موقعہ ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اسی مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے اس مرض سے بچنے کی دعا کرتے رہو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 666)

ریاء سے بچو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

○ "میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مرد خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔ میں نے تذکرۃ الاولیا میں دیکھا ہے کہ ایک بزرگ کی حکایت لکھی ہے کہ ان کو کچھ ضرورت تھی اس نے وعظ کیا اور دوران وعظ میں بزرگ نے یہ بھی کہا کہ اس کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہے مجھے ایک دینی ضرورت پیش آگئی ہے مگر اس کے واسطے روپیہ نہیں ہے کوئی اس کی مدد کرے۔ ان کے وعظ اور ضرورت دینی کو دیکھ کر ایک بندہ خدا نے صالح سمجھ کر دس ہزار روپیہ اس کو دیا۔ اس بزرگ نے اٹھ کر روپیہ لے کر اس کی سخاوت اور فیاضی کی بڑی تعریف کی اور کہا یہ شخص بڑا ثواب پائے گا۔ جب اس شخص نے ان باتوں کو سنا تو اس بات پر وہ رنجیدہ ہوا کہ جب یہاں ہی تعریف ہو گئی تو شاید ثواب آخرت سے محرومیت ہو تو اٹھ کر چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر بآواز بلند اس نے کہا مولوی صاحب اس روپے کے دینے میں مجھ سے بڑی غلطی ہو گئی ہے وہ مال میرا نہ تھا بلکہ اصل میں یہ مال میری والدہ کا ہے اور میں اس کا روپیہ خود بخود دینے کا مختار نہ تھا اور میں اس کی بے اجازت لے آیا تھا جو دینا نہیں چاہتی اب وہ مطالبہ کرتی ہے اس لئے واپس دے دو اس بزرگ نے تو اسے روپیہ دے دیا مگر لوگوں نے بڑی لعن طعن کی اور کہا کہ اس کی اپنی بدنیتی ہے معلوم ہوتا ہے پہلے وعظ سن کر جوش میں آگیا اور روپیہ دے دیا اب روپیہ کی محبت نے مجبور کیا تو یہ عذر بنا لیا ہے غرض وہ روپیہ لے کر چلا گیا۔ یا تو لوگ اس کی تعریف کرتے تھے اور یا اس کی مذمت شروع کر دی کہ بڑا بے وقوف ہے روپیہ لانے سے اول کیوں نہ ماں سے دریافت کیا کسی نے کہا جھوٹا ہے روپے دے کر افسوس ہوا تو اب یہ بہانہ بنا لیا وغیرہ وغیرہ اور وہ مجلس برخاست ہوئی مولوی صاحب بھی وعظ کر کے چلے گئے۔ مگر جب وقت گذر گیا اور رات کی سنسان گھڑیاں تھیں تو رات کے دو بجے وہ شخص وہ روپیہ لے کر اس بزرگ کے مکان پر چپکے سے گیا اور آخر انہیں آواز دی وہ سوئے ہوئے تھے انہیں جگایا اور وہی دس ہزار روپیہ رکھ دیا اور عرض کی کہ حضور میں نے یہ روپیہ اللہ تعالیٰ کے واسطے دیا تھا۔ یہ روپیہ اس وقت اس لئے نہیں دیا تھا کہ

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 58

ریکارڈ شدہ: 28- مئی 1999ء
نشر:- 30- مئی 1999ء

اردو زبان میں کارٹون بنانے کی تحریک

فرمایا:- ایک اور بات آپ کو سمجھانے لگا ہوں۔ وہ اردو کلاس کے مسائل پر غور کر کے مجھے سمجھ آئی ہے اور آج کی اردو کلاس میں میں سب دنیا کو دعوت دیتا ہوں کہ اس میں ہماری مدد کریں ہمارا جو بچہ ہے نا "مونا" کا اس کو اردو نہیں آتی انگریزی بہت بولتا ہے اردو نہیں بولتا۔ میں نے جو بہت غور کیا تو پتہ چلا کہ اس کو کارٹونوں کا شوق ہے۔ یہاں کے سب بچے کارٹون دیکھتے ہیں۔ اور کارٹون انگریزی میں ہوتے ہیں۔ اور کارٹونوں کی وجہ سے ان کو زبان آتی ہے خود بخود منہ سے کارٹونوں کے لفظ نکلتے ہیں۔ کئی باتیں یہ کارٹونوں کی بتا رہا تھا اور کارٹونوں کے نتیجے میں بچوں کی تربیت بھی خراب ہو رہی ہے Violence آرہی ہے گولی چلانا مار دھاڑ یہ چیزیں آرہی ہیں۔

میں نے سوچا کیوں نہ ہم اپنے کارٹون بنائیں۔ اردو کارٹون اور اردو کارٹون بچے غور سے دیکھیں گے۔ ایم ٹی اے پہ لگیں گے تو ان کو آپ ہی آپ اردو آئے گی۔ مجبور ہو جائیں گے۔

اور اردو کارٹونوں میں ایسا سبق ہو۔ کسی کارٹون میں بھی Violence نہ ہو۔ یعنی بچوں میں کارٹون دیکھ کے طبیعت میں نرمی پیدا ہو۔ پیار پیدا ہو۔ کمزوروں کی ہمدردی پیدا ہو اس قسم کے کارٹون بہت سے میں نے سوچے ہیں۔ لیکن میں دعوت دیتا ہوں انگلستان میں جتنے بھی دانشور موجود ہیں اور جن کو کمپیوٹر گیمز کا بھی پتہ ہے۔

کیونکہ کارٹون ہاتھ سے بنانا بڑا مشکل کام ہے اس کے دو تین حل ہیں جو بیان کر دیتا ہوں۔ اور بھی آپ لوگ سوچیں۔

کارٹون اس طرح بناتے ہیں۔ مثلاً ایک جانور کی کھڑی تصویر بنائی ہے۔ دوسری تصویر ساتھ ہی بناتے ہیں اس میں ذرا سا ہاتھ ہلاتے ہیں۔ آنکھ کو ذرا سی حرکت دیتے ہیں یعنی دوسری جگہ اس کی آنکھ بنا دیتے ہیں ہر چیز میں ذرا ذرا سا فرق کرنا پڑتا ہے اور بناتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب تیزی سے تصویر گذرے تو لگتا ہے کہ وہ کارٹون حرکت کر رہا ہے۔

یہ بہت محنت کا کام ہے اور بہت زیادہ خرچ چاہتا ہے۔ کارٹونسٹ کو بڑی بھاری رقمیں دیتے ہیں تب جا کے کارٹون بنتے ہیں۔

لیکن اس کا ایک علاج یہ ہے کہ یہی باتیں کمپیوٹر پہ تیار کر سکتے ہیں۔ کمپیوٹر گیمز میں ماہر کمپیوٹر والا تھوڑا تھوڑا فرق خود ہی بنا سکتا ہے۔

ایک تو مشورہ یہ ہے کہ جو کمپیوٹر سپیشلسٹ ہیں ان کو استعمال کیا جائے۔ اور کمپیوٹر کے بنائے ہوئے کارٹون بنائیں۔

فرمایا:-

اب کارٹون لکھنے کے لئے بھی تو ایک سکرپٹ چاہئے۔ جس کی مزاح کی روح بھی اچھی ہو۔ ہنسنے کا یعنی اس کا لطیفوں کا ذوق اچھا ہو اور دلچسپی پیدا کرنے کا اس کو پتہ ہو کارٹون بنانے والے اور ہوتے ہیں۔ لکھنے والے اور ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی بنانے والے بھی خود لکھنے والے ہوتے ہیں مگر اکثر لکھنے والے لکھ دیتے ہیں اور کارٹون ان کے مطابق بنائے جاتے ہیں تو کارٹون لکھنے والے بھی ہمیں اچھے چاہئیں۔ ایک ٹیم بنانی پڑے گی۔

ایم-ٹی-اے ایک ایسی ٹیم بنا سکتی ہے۔

پھر ایسے کارٹون بھی ہو سکتے ہیں جن میں بچے بھیس بدل کر ایسا لباس پہن کر واقعتہ" حرکت کریں۔ کارٹون بنانے کی ضرورت نہ پڑے اور ان کی حرکتوں کے ساتھ کوئی بلا بنا ہوا ہے کوئی شیر بنا ہوا ہے کوئی کچھ بنا ہوا ہے۔ ایسے ایسے لباس یہاں عام مل جاتے ہیں جن کو پہن کر بالکل کوئی اور انسان لگتا ہے۔ اور اس کو اتار دو تو ایک دم اصل آدمی نکل آتا ہے۔

فرمایا:-

یہ بھی ایک کارٹونوں کا مضمون ہے جس پر عمل کیا جائے پھر دنیا میں بہت سے کارٹون ایسے ہیں جن کا تعلق پرندوں سے یا جانوروں سے ہے۔

ایک جانور یا پرندہ تشدد والا ہے طاقتور ہے اور ایک کمزور ہے۔ کمزور طاقتور کو شکست دیتا ہے آخر پر۔ اور طاقتور دیوار سے ٹکرا کر گر جاتا ہے یا اس کو کچھ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے اگر کارٹون بنائیں گے تو اپنے پرندے بھی نئے ایجاد کرنے پڑیں گے۔ ہر کارٹون ایک پرندے کے نام پر مشہور ہو چکا ہے۔ ایک کارٹون ہے جو کبوتر کے نام پر ہے۔ کبوتر اڑتا ہے ہر دفعہ جہاز پہ آتا ہے اور نیچے سے شکاری اس کو مارنے کی کوشش کرتا ہے وہ اس سے بچ کر شکاری کو نقصان پہنچا دیتا ہے اس طرح کے بہت سے کارٹون اپنے اپنے مضمون کے لحاظ سے شہرت پا گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

میرے ذہن میں یہ ہے ایسے کارٹونوں کا سوچیں۔ کوئی اور پرندہ ڈھونڈیں۔ یا کوئی ایسا جانور ڈھونڈ لیں جو پہلے کارٹونوں میں استعمال نہ ہوا ہو۔ ان کا کارٹون بنائیں۔ اس میں جب طاقتور کو مار پڑتی ہے چھوٹے کے ذریعے تو اس سے بھی ایک قسم کی Violence پیدا ہوتی ہے میں نے سوچا ہے کہ بجائے اس کے کہ جب وہ مار کھا کے گر پڑے تو وہ جانور جو کمزور ہیں وہ اس کے ارد گرد اکٹھے ہو جائیں اس کو سہارا دیں۔ پیار کریں۔ اس کے زخموں کو ٹھیک کریں تو اس سے ایک ہمدردی پیدا ہو جائے گی۔ اور بھی بہت سے کارٹونوں کے مضامین ہیں۔ پہلے آپ ان پر تجربہ کریں۔ یورپ میں' جرمنی میں جگہ جگہ جہاں بھی ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں ربوہ میں بھی بن سکتے ہیں۔

یہ بنا کے مجھے بھجوائیں تو اس کو ہم اپنی ایم۔ ٹی۔ اے پہ خاص کر دیں گے۔ یہ ایم ٹی اے کارٹونوں کا نشان بن جائے گا اس سے پھر انگریزی ترجمے بھی کریں گے تاکہ انگریزی جاننے والے بچوں کے لئے انگریزی کے علاوہ اچھا مضمون کارٹون کا مل جائے۔

کارٹونوں کے نغمے بھی بنیں۔ بعض کارٹونوں کے نغمے مشہور ہیں جب اس کی ٹیون آئے فوراً وہ کارٹون دماغ میں آجاتا ہے ان نغموں سے کارٹون مشہور ہو گئے ہیں۔ یہ نغمے ہماری وجیہہ بنا سکتی ہے اور اس قسم کے بچے اور بچیاں۔ بعض مرد بھی بنا سکتے ہیں۔ لڑکے اچھی آواز والے۔ تو بہت مزے دار پروگرام بن جائے گا۔ یہ ابتدائی سوچ ہے۔ جب اس پر عمل ہو گا اور اچھے اچھے نمونے تیار ہوں گے ایم ٹی اے پر دکھائے جائیں گے تو آپ لوگوں کو بھی بہت اچھا مضمون اردو سیکھنے کا ہاتھ آجائے گا۔ اردو کلاس سب دنیا کو کارٹونوں کے ذریعے اردو سکھائے گی۔

کھانے کا نیا تجربہ

فرمایا۔ فہیم بھٹی صاحب کی بیگم جو اردو کلاس کی بہت خدمت کرتی ہیں ان کا نام ہے متین فہیم بھٹی۔ بہت اردو کلاس کا کام کرتی ہیں ان سے میں نئے نئے کھانوں کے تجربے کرواتا رہتا ہوں۔ پچھلے دو تین دن سے ہم ایک کھانا تیار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ روٹی بڑی ہو اور لقمے بنا بنا کے آپ لوگ کھائیں اس دفعہ میں نے سوچا کہ مزے دار سا قیمہ بنائیں ان کو طریقہ بھی سمجھا دیا کہ اس کے اندر مزے دار روٹی کاٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس میں ملا لیں تو پھر چمچ سے ہی آپ لوگ روٹی قیمہ کھائیں گے۔ بجائے اس کے کہ لقمے توڑ کے کھائیں۔ جگہ جگہ گریں اور مصیبت پڑے تو آج کا یہ تجربہ ہو گا۔

یہ رنگ و صوت کی دنیا رواں جہاں تک ہے
رسائی بھی نگہِ یار کی وہاں تک ہے

کوئی زمین بھی اس کے لئے نئی تو نہیں
وہ جس کی سرحدِ ادراک آسماں تک ہے

اسی کے لفظ اسی کی نظر ہے زادِ سفر
وہ ایک ربط مسلسل کہ جسم و جاں تک ہے

حوالے جس کے کیا ہے سفینۂ ہستی
اسی کا تارِ نظر میرے بادباں تک ہے

وہ پھیلتی رہے آواز سب فضاؤں میں
یہی دعا تہہِ دل ہے یہی زباں تک ہے

وہ آملیں گے اگر میں نہ واں پہنچ پاؤں
نہ کوئی شک ہے ذرا سا نہ کچھ گماں تک ہے

بسا ہے قریۂ جاں میں وہ اس طرح اختر
کہ اس کے دم سے معطر مشام جاں تک ہے

محمد سلیم اختر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں

قسط اول

اردو کی خود نوشت سوانح عمریوں میں احمدی احباب کا ذکر

اردو کی خود نوشت سوانح عمریوں پر کتاب لکھتے ہوئے ان سوانح عمریوں میں کئی احمدی احباب کا ذکر خیر نظر آیا۔ اس وقت تو موقع نہیں تھا کہ احباب کے اس ذکر کو مضمون کی صورت میں یکجا کر دوں۔ اب اس کتاب کے مکمل ہونے کے بعد احمدی احباب کے اس تذکرہ کو یکجا کر دینے کا خیال آیا ہے مگر اس میں بھی ایک دقت یہ آپڑی ہے کہ بعض کتابیں عاریتاً دوستوں سے لی تھیں وہ واپس کر چکا ہوں اور غفلت میں ان کے حوالے نقل کرنا بھول گیا۔ بہرحال اس باب میں جو کچھ میسر ہے وہ بیان کر رہا ہوں۔

اعمال نامہ

اردو کی پرانی خود نوشت سوانح عمریوں میں سر رضا علی کی خود نوشت "اعمال نامہ" ہے۔ سر رضا علی بیسویں صدی کے آغاز میں علی گڑھ سکول کے طالب علم تھے۔ ان کے ہاں کسی احمدی کا تو نہیں مگر جماعت احمدیہ کا ذکر ہے۔ علی گڑھ کے ماحول کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "علی گڑھ میں مختلف فرقوں کے طلباء کے تعلقات بڑے خوش گوار تھے۔ سنی، شیعہ مقلد غیر مقلد کا کوئی سوال نہ تھا...... احمدی فرقہ نیا نیا تھا جس کے بارہ میں ہم طالب علموں کو صرف اتنا علم تھا کہ اس کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آریوں کے مقابلہ میں ناموس (دین) قائم رکھنے میں مشغول و مصروف ہیں۔ احمدی طالب علم میرے زمانہ میں کوئی نہیں تھا اگر ہوتا تو غالباً اس کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا جاتا جو ہم ایک دوسرے کے ساتھ کرتے تھے۔" (صفحہ 144)

عبدالحلیم شرر کا ناول

احمدی احباب کے ذکر خیر کا تذکرہ بھی اس صدی کے شروع ہی میں ادب میں ہونا شروع ہو گیا تھا۔ عبدالحلیم شرر نے جو اردو کے منفرد تاریخی ناول نگار تھے اپنے ایک ناول میں ایک احمدی کردار کا ذکر کیا ہے کہ وہ احمدی کردار گواہ کے طور پر کسی کے سامنے پیش ہوا تو اس کے بارہ میں سب نے یہ گواہی دی کہ یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی کا پیرو کار ہے اس لئے اس کے سچ بولنے میں کوئی شبہ نہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کی حق گوئی کا ایک زمانہ معترف تھا۔ پھر مختلف اردو ادیبوں نے جو احمدیوں سے راہ رسم رکھتے تھے مختلف مضامین میں احمدیوں کا ذکر بڑے اچھے لفظوں میں کیا مگر زیر نظر مضمون میں صرف خود نوشت سوانح عمریوں کے حوالہ سے احمدی احباب کا ذکر مقصود ہے۔

سرگذشت

مولانا عبدالمجید سالک پنجاب کے صاحب اسلوب ادیب شاعر اور صحافی تھے۔ اردو کی خود نوشت سوانح عمریوں میں سے مولانا عبدالمجید سالک کی سرگذشت ایسی سوانح عمری ہے جو اپنے اسلوب کی وجہ سے منفرد اور ممتاز ہے۔ سالک صاحب خواجہ حسن نظامی کے لفظوں میں فکاہیے لکھتے ہی نہیں بولتے بھی تھے۔ ان کی زبان میں وہ لوچ تھا کہ اہل زبان بھی سر دھنتے تھے۔ سالک صاحب کی سرگذشت میں بہت سے احمدی احباب کا ذکر خیر ہے۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ، محترم چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب، قاضی محمد اسلم صاحب، عبدالرحیم درد صاحب، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور خود اپنے برادر اکبر اور اپنے والد محترم کا جو احمدی تھے۔ مگر سالک صاحب نے بعض احباب کا ذکر، ان کے ارتحال پر باقاعدہ تعزیتی شذرے لکھ کر کیا تھا ان میں حضرت نواب محمد علی خاں صاحب، حضرت حکیم عبیداللہ بسمل صاحب اور حضرت حکیم عبدالعزیز خاں صاحب طبیہ عجائب گھر قادیان والے شامل ہیں۔ میں ان بزرگوں کا ذکر ایک علیحدہ مضمون میں کر چکا ہوں مگر "قند مکرر" کے طور پر پھر درج کر رہا ہوں۔

حضرت حکیم عبیداللہ بسمل کے بارہ میں لکھتے ہیں: "مولانا عبیداللہ بسمل سے بہت کم لوگ واقف ہیں آپ بھی مولانا گرامی (مولانا غلام قادر گرامی شاعر دربار دکن) کی طرح میری برادری میں سے یعنی گگے زئی تھے۔ آخر الذکر جالندھر کے باشندے اور اول الذکر گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ دونوں زبان فارسی کے شیوا بیان شاعر اور قدیم وضع کے بزرگ تھے۔ مولانا بسمل سے تو میری دور کی رشتہ داری بھی تھی۔ کچھ مدت تک دربار رام پور سے منسلک رہے اور شیعہ عقائد کی طرف رجحان رہا پھر احمدی ہو گئے اور آخر عمر میں قادیان پہنچ گئے۔ میرے ساتھ آخری ملاقات قادیان ہی میں ہوئی۔ مولانا بسمل نے کوئی ایک سو سال کی عمر پائی۔ ان کی ایک مسدس "مدو جزر اسلام" مشہور ہے۔ حالی کی مسدس کا عنوان بھی یہی ہے۔ خدا معلوم کون سی مسدس کو تقدیم حاصل ہے)۔ بعض مثنویاں بھی لکھیں جو اب قریب قریب نایاب ہیں۔ (صفحہ 396)

حضرت نواب محمد علی خاں کے بارہ میں لکھتے ہیں: "نواب محمد علی خاں رئیس مالیر کوٹلہ جو نواب ذوالفقار علی خاں کے برادر بزرگ اور ہمارے بھائی نواب زادہ خورشید علی خاں کے تایا تھا۔ 1945ء کے اوائل ہی میں فوت ہو گئے۔ یہ عقائد کے اعتبار سے احمدی تھے اور مدت دراز سے قادیان ہی میں سکونت رکھتے تھے۔ انتقال سے کسی قدر پہلے لاہور تشریف لائے۔ مجھ سے اور مہر صاحب (مولانا غلام رسول مہرؔ) سے اکثر مسائل پر تبادلہ خیال کرتے اور بے حد شفقت سے پیش آتے۔ ایسے باوضع اور روشن خیال بزرگ آج کل شاذ نظر آتے ہیں۔" (صفحہ 471)

حکیم عبدالعزیز خاں صاحب کے بارے میں رقم طراز ہیں: "طبی عجائب گھر قادیان کے مالک حکیم عبدالعزیز خاں سے میرے مخلصانہ اور برادرانہ تعلقات تھے اور گگے زئی ہونے کی وجہ سے مزید خصوصیت بھی تھی۔ حکیم صاحب اپنی بے پروا اور قانع طبیعت کی وجہ سے عجیب و غریب انسان تھے۔ انہیں اعلیٰ درجہ کی مفرد و مرکب ادویہ کی فراہمی و تیاری کا جنون تھا۔ مشک، عنبر، جواہرات، اور دوسری بیش بہا دوائیں نہایت محنت سے فراہم کرتے اور معمولی مفردات مثلاً نیلو فر، بنفشہ، اسپغول وغیرہ اس قدر صاف ستھری اور تازہ مہیا کرتے کہ ان کو دیکھنے اور استعمال کرنے کے بعد عام عطاروں کے ہاں سے ملنے الی دواؤں کی کوئی قدر و قیمت انسان کی نظروں میں باقی نہ رہتی تھی۔ مرکب انتہائی احتیاط سے تیار کرتے تھے۔ قادیان کے بڑے خاندان ان کے مستقل گاہک تھے اور "انقلاب" میں طبی عجائب گھر کا چرچا ہو جانے کے بعد بیرونی خریداروں کی بھی کمی نہ رہی تھی مگر حکیم صاحب نے کبھی اس معاملہ میں تاجرانہ سمجھ بوجھ سے کام نہ لیا اور ان کی آمدنی میں کوئی معتدبہ اضافہ نہ ہوا۔ ان کے ہاں کی زعفرانی چائے اب تک احباب کو یاد آتی ہے جس کی تیاری میں وہ بے حد اہتمام کرتے تھے۔ جنوری 1946ء میں حکیم صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اب ان کے صاحبزادے (مبارک احمد خاں ایمن آبادی) لاہور میں طبی عجائب گھر کو بوجہ احسن چلا رہے ہیں۔ یہ اخبار نویس بھی ہیں اور رفتار زمانہ کے نام سے ایک رسالہ بھی شائع کرتے ہیں" (صفحہ 481)

ناقابل فراموش

صحافیوں میں سے ہی دیوان سنگھ مفتون نے اپنی کتاب "ناقابل فراموش" میں دو احمدی احباب کا ذکر بڑے احترم سے کیا ہے۔ ایک تو میجر حبیب اللہ شاہ صاحب، سپرنٹنڈنٹ جیل اور دوسرے گیانی عباداللہ صاحب، میجر حبیب اللہ شاہ صاحب کے بارہ میں لکھتے ہیں: "سوموار کی صبح سپرنٹنڈنٹ جیل میجر شاہ (یہ بزرگ بہت شریف دیانت دار نیک اور مذہبی خیال کے بزرگ تھے۔ قادیان کی احمدی جماعت کے پیشوا کے عزیزوں میں سے تھے۔ قیدیوں کے بہت ہمدرد تھے۔ ہمیشہ ہی میرے احساس کا خیال کرتے رہے) تشریف لائے تو میں نے ان سے کہا کہ پریس کی بجائے اگر میری ڈیوٹی کسی اور جگہ لگا دی جائے تو اچھا ہو۔ میجر شاہ نے فوراً حکم دیا کہ میں اپنی رہائش والی جگہ پر ہی رہوں اور جو کام دینا ہو یہاں ہی دے دیا جائے۔" (صفحہ 238)

گیانی عباداللہ صاحب کے بارہ میں مفتون صاحب "ناقابل فراموش" میں لکھتے ہیں: "میں نے گورمکھی زبان کی اچھی اچھی کتابیں جمع کر لیں...... ان کتابوں میں گورو صاحب کے بعد سکھوں کے لئے سب سے قابل احترام شخصیت بھائی گورداس کی تصانیف اور سکھ لٹریچر کی مشہور تصنیف بچر ناٹک بھی تھی جو ادبی اعتبار سے بہت ہی بلند ہیں۔ جب پنجابی زبان کا بھی یہ لٹریچر میں نے جمع کر لیا تو...... ایک روز میں نے دیکھا کہ بچر ناٹک میں (جو گورو گوبند سنگھ جی کی تصنیف ہے) سری کرشن اور رادھا جی کی تعریف میں اشعار ہیں جن کو لٹریری اعتبار سے بہت اہم قرار دیا جا سکتا ہے...... میں نے اپنے شکوک رفع کرنے کے لئے قادیان کے ایک احمدی مربی گیانی عباداللہ (جو سکھ لٹریچر پر اتھارٹی ہیں) کو ایک خط لکھا جس میں درخواست کی گئی کہ آپ سکھوں اور ہندوؤں کے مذہبی تعلقات پر روشنی ڈالیں۔ گیانی صاحب ریاست اور ایڈیٹر ریاست کے معترف ہیں آپ نے اس خط کے جواب میں ایک بہت طویل خط لکھا اور اس میں دوسرے سکھ لٹریچر کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب کے بھی حوالے دیئے جن سے ثابت ہوتا تھا کہ گورو صاحبان رام صاحب کے معترف یا بھگت تھے۔ میں نے جب یہ خط دیکھا تو میری آنکھیں کھل گئیں میں نے دہلی کے ایک کتب فروش کے ہاں سے اٹھارہ روپیہ میں ایک چھوٹے سائز کا گورو گرنتھ صاحب منگوایا اور دیکھا کہ جن شبدوں کا گیانی عباداللہ نے حوالہ دیا وہ تمام شبد گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہیں۔" (صفحہ 662)

یادوں کا جشن

دیوان سنگھ مفتون کے ساتھ ہی کنور مہندر سنگھ بیدی کا ذکر بھی کر دوں۔ کنور مہندر سنگھ بیدی بابا گورو نانک کی اولاد میں سے براہ راست ان کی سترہویں (17) پشت میں تھے۔ آپ کی خود نوشت "یادوں کا جشن" انڈیا میں چھپی ہے۔ اس میں احمدی ڈاکٹر قاضی محمد بشیر اور ان کے صاحبزادے پروفیسر سرجن ڈاکٹر مسعود کا ذکر ہے۔ ڈاکٹر منور احمد صاحب نے اپنے بزرگ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب کے بارہ میں جو کتاب لکھی ہے اس میں ذکر ہے کہ کنور مہندر سنگھ بیدی ڈاکٹر بشیر صاحب کے بڑے معتقد تھے۔ الفضل میں اس کتاب کا حوالہ دیکھا تھا کتاب نظر سے نہیں گذری اس لئے کہہ نہیں سکتا کہ جس حوالہ کا میں حوالہ دینے لگا ہوں وہ ڈاکٹر منور احمد کی کتاب میں درج ہے یا نہیں۔ کنور مہندر سنگھ بیدی لکھتے ہیں: "1944ء میں چھوٹے بھائی کنور لا بھندر سنگھ بیدی دفعتاً علیل ہو گئے۔ بچپن سے ان کے دونوں کانوں میں سے پیپ آتی تھی جو گلے کی خرابی کی وجہ سے شروع ہوئی ان کے کانوں کی پیچھے کی ہڈی میں بھی پیپ نے زخم ڈالنے شروع کر دیئے ڈاکٹر کہتے تھے سوائے آپریشن کے اور کوئی علاج نہیں ہے۔ آپریشن سے ہم سب لوگ گھبراتے تھے کیونکہ آپریشن ذرا نازک قسم کا تھا۔ آخر ایک دن ایسا آیا کہ ڈاکٹر نے صاف صاف کہہ دیا کہ اب آپریشن کو ٹالنا خطرے سے

خالی نہیں۔ جولائی کا مہینہ تھا بھائی ڈاکٹر سے کہنے لگے دو تین مہینے رک جائیے میں پہاڑ ہو آؤں اتنے میں موسم بھی کھل جائے گا ڈاکٹر نے کہا مجھے کوئی عذر نہیں مگر آپ خطرہ مول لے رہے ہیں۔ بہرکیف آپریشن ملتوی ہو گیا اور بھائی پہاڑ جانے کی تیاری میں گاؤں چلے گئے۔ ابھی گاؤں پہنچے ہی تھے کہ سر میں درد اور بخار شروع ہو گیا۔ دو تین تک جب دوا دارو سے کوئی افاقہ نہ ہوا تو بھائی کو لاہور لایا گیا۔ کانوں کے ماہر ڈاکٹر بشیر پہلے سے ہی ان کے مرض سے واقف تھے دیکھتے ہی کہنے لگے کہ جس کا خدشہ تھا وہی بات ہو گئی۔ پیپ کان کے سوراخ سے کھوپڑی کے اندر داخل ہو گئی ہے اور دماغ کی جھلی کے درمیان پھوڑا بن گیا ہے جو دماغ کو دبا رہا ہے۔ بھائی کے قدم لڑکھڑاتے تھے۔ ڈاکٹر بشیر نے فوری آپریشن کا مشورہ دیا چنانچہ جس آپریشن کو مدت سے ملتوی کراتے چلے آرہے تھے اس کے لئے فوراً تیار ہو گئے۔ ڈاکٹر بشیر نے خود بڑی محنت سے اپریشن کیا جب بھائی کو ہوش آیا تو سر میں درد اور قدم میں لغزش بدستور تھی۔ ڈاکٹر نے دیکھا تو کہا کہ میں نے تو باہر کی ہڈی کا آپریشن اس امید پر کیا تھا کہ شاید ابھی پیپ اندر نہ گئی ہو لیکن اب تو میری تشخیص سو فیصد درست معلوم ہوتی ہے۔ پیپ کھوپڑی کے اندر جا چکی ہے اور اپنا زہر پھیلا رہی ہے۔ ساتھ ہی ڈاکٹر نے یہ بھی کہہ دیا کہ بھائی کے بچنے کی امید کم ہے۔ بھائی کی عمر اس وقت تیس برس کی ہو گی جوانی کا عالم تھا اللہ کا دیا ہوا بہت کچھ تھا ایسے میں زندگی سے ناامیدی ایک ناقابل برداشت صدمہ تھا۔ تمام خاندان میں کہرام مچ گیا رات روتے پیٹتے گذری۔ صبح ہوتے ہی ہسپتال کے سب سے بڑے سرجن کرنل وائٹ کو دکھایا تو اس نے بھی یہی کہا کہ ان کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے آپ انہیں گھر لے جائیں لیکن جب تک سانس تب تک آس ہم پھر ڈاکٹر بشیر کے پاس گئے کہ شاید اللہ میاں آپ ہی کے مبارک ہاتھوں سے ہمارے بھائی کو شفا دے۔ ڈاکٹر ناامید تو تھے مگر تیار ہو گئے کہنے لگے صبح آٹھ بجے آپریشن کروں گا...... خدا خدا کر کے صبح ہوئی لیکن رات ڈاکٹر بشیر کو زور کا بخار ہو گیا اور ان کا فون آگیا کہ آپریشن نہیں کریں گے۔ رہی سہی آس بھی ٹوٹ گئی۔ بہت بھاگ دوڑ کی کہ کسی طرح کرنل بھڑوچہ سے آپریشن کرا دیں۔ کرنل بھڑوچہ سرجری کے بڑے ماہر تھے لیکن گلے دماغ اور آنکھوں کے سرجن نہ تھے۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق ہم نے بہت کوشش کی لیکن چونکہ یہ آپریشن ان کی اپنی لائن کا نہیں تھا ان کو وزیر صحت کی اجازت درکار تھی۔ وزیر صحت ان دنوں میاں عبدالحئی تھے جو اس وقت شملہ میں تھے شملہ ان کو ٹیلی فون کیا گیا لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکے۔ آخر شام ہو گئی اور ہم ہاتھ مل کر رہ گئے۔ بھائی کی حالت بدستور بگڑتی جا رہی تھی...... یہ تیسری رات بھی آنکھوں ہی میں گذار دی رات بھر گوردواروں، مندروں اور مسجدوں میں دعائیں مانگی گئیں۔ صبح ہوتے ہی ڈاکٹر بشیر کے بیٹے ڈاکٹر مسعود کا فون آیا کہ ڈاکٹر صاحب کا بخار اتر گیا ہے اور ٹھیک آٹھ بجے وہ آپریشن کے لئے آرہے ہیں۔ امید کی کرن دکھائی دی اور ہم سب بھائی کو سٹریچر پر ڈال آپریشن روم کی طرف لے گئے۔ ڈاکٹر بشیر اپنی گاڑی میں آئے اور وہاں اپنے لئے وہیل چیئر منگوائی اس پر بیٹھ کر آپریشن روم تک آئے۔ بھائی کو پہلے ہی بے ہوش کیا جا چکا تھا ڈاکٹر بشیر نے آپریشن شروع کیا۔ کھوپڑی میں اٹھارہ مختلف جگہوں پر سرنج داخل کی کہیں بھی پھوڑے کا سراغ نہ ملا ڈاکٹر بشیر مایوس ہو گئے مگر آخری بار سرنج کھوپڑی میں داخل کی اس بار سرنج سیدھی پھوڑے پر پڑی اور اندر سے پیپ نکلنا شروع ہو گئی۔ ایکس بار سرنج بھر بھر کر پیپ نکالی گئی کھوپڑی میں دو سوراخ کر کے ان میں ربڑ کی نالیاں ڈال دی گئیں۔ ابھی زخم سینا بھی شروع نہیں کیا تھا کہ ڈاکٹر بشیر کو ایک دم زور سے کپکپی شروع ہو گئی اور "آنا" فانا" بہت تیز بخار ہو گیا۔ زخم دوسرے ڈاکٹروں نے سیا۔ ڈاکٹر بشیر کو فوراً وہیل چیئر پر بٹھا کر گاڑی تک لایا گیا اور وہ اپنے بیٹے کی نگرانی میں گھر کی طرف چل دیے۔ بھائی کو پانچ گھنٹے کے بعد ہوش آیا۔ سر کا درد اور گھبراہٹ بہت کم ہو چکی تھی دماغ پر جو بوجھ تھا وہ دور ہو چکا تھا مگر خدشہ اب یہ تھا کہ اگر پیپ کا ایک آدھ قطرہ بھی کہیں کھوپڑی کے اندر رہ گیا تو وہ دوبارہ پھوڑا بن سکتا ہے۔ ڈاکٹر کے خیال میں اب بھی شفا کی امید نو دس فیصد سے زیادہ نہ تھی۔ وہ کہتے تھے دماغ ایک کھردرے سنگترے کی شکل کا ہوتا ہے اور اس کے نشیب و فراز میں اگر کہیں ذرا سی بھی پیپ رہ گئی تو دوبارہ پھوڑا بن جائے گا۔ پیپ ختم کرنے کی ایک ہی موثر دوا تھی اور وہ تھی پینسلین۔ لیکن پینسلین ابھی تازہ تازہ ایجاد ہوئی تھی اور بہت کم تعداد (مقدار) میں ہندوستان آتی تھی۔ ملک فیروز خان نون ان دنوں مرکزی حکومت کے ڈیفنس ممبر تھے ان کی اور جارج میرل امریکہ کے سفیر کی وساطت سے پینسلین فراہم کی گئی اور بھائی کو اس کے انجکشن لگنے شروع ہوئے۔ دوا نے جادو کا اثر دکھایا بھائی صاحب خلاف توقع بہت جلد صحت یاب ہو گئے۔ ہزاروں روپیہ خیرات میں تقسیم کیے گئے ان دنوں ایک غریب مریض بھی ہسپتال میں داخل ہوا جس کو یہی مرض تھا پینسلین جو منگائی جاتی تھی اس میں سے ہم اس کے لئے بچا کر رکھتے تھے خدا نے اسے بھی شفا دی۔ ڈاکٹر بشیر تو ہمارے لئے مسیحا بن کر آئے۔ بہت ہی شریف اور خدا ترس انسان ہیں۔ میں جب بھی لاہور جاؤں ان کو سلام کرنے ضرور جاتا ہوں۔ بھائی کو تو ان پر اس قدر اعتقاد ہے کہ ایک دو دفعہ واہگہ بارڈر پر جا کر انہیں پھر کان دکھا چکے ہیں۔ حال ہی میں میں لاہور گیا تو ان کو سلام کرنے حاضر ہوا۔ ضعیف ہو چکے ہیں۔ مل کر بہت خوش ہوئے خدا انہیں عمر خضر عطا فرمائے۔" (صفحہ 111-112)

فیشن پرستی

چلی کی سپریم کورٹ نے لمبی زلفوں والے اور کانوں میں بالیاں پہن کر سکول آنے والے طلبہ کو سکول سے خارج کرنے کا حکم جاری کرنے کا امکان ظاہر کیا ہے واضح رہے کہ یہ فیشن چلی میں عروج پر ہے اور خصوصاً طلبہ میں عام ہے۔

(روزنامہ جنگ یکم نومبر 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل کھلاڑی

عبدالحلیم سحر صاحب

ورلڈ کپ کرکٹ 1999ء کا اختتام

اس صدی کا کرکٹ کا سب سے بڑا عالمی ٹورنامنٹ مورخہ 99-6-20 کو آسٹریلیا کی شاندار فتح کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس طرح آسٹریلیا 2003ء تک کرکٹ پر حکمرانی کرے گا۔ آسٹریلیا نے یہ عالمی میلہ دوسری دفعہ لوٹا اس سے قبل 1987ء کا ورلڈ کپ آسٹریلیا نے جیتا تھا۔

یہ ٹورنامنٹ پوری دنیا میں بہت مقبول رہا۔ ٹی وی۔ ریڈیو اور اخبارات نے بھرپور انداز میں کوریج دی۔ اشتہاری کمپنیوں نے خوب تشہیر کی میڈیا نے خوب رقم کمائی۔ شائقین نے کھیل کے میدانوں میں اور TV پر خوب لطف اٹھایا اس ٹورنامنٹ میں کل 12 ٹیموں نے حصہ لیا پہلے راؤنڈ میں 6 ٹیمیں فارغ ہو گئیں اور دوسرے راؤنڈ میں سپر سکس ٹیمیں داخل ہوئیں ان میں پھر مقابلے ہوئے اور 4 ٹیمیں سیمی فائنلز میں پہنچیں ان میں پاکستان آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور نیوزی لینڈ شامل ہیں۔

سیمی فائنل

پہلا سیمی فائنل 16 جون 1999ء کو پاکستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان کھیلا گیا۔ نیوزی لینڈ نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلنے کا فیصلہ کیا اور مقررہ 50 اوورز میں 241 رنز بنائے۔ جو ایک اچھا سکور تھا جواب میں پاکستان نے غیر معمولی بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک وکٹ کے نقصان پر مطلوبہ سکور پورا کر لیا۔ سعید انور اور وجاہت اللہ واسطی نے پہلی وکٹ کی ریکارڈ پارٹنر شپ 194 بنائی جو ورلڈ کپ میں اب نیا عالمی ریکارڈ ہے اس سے قبل 186 کا ریکارڈ تھا جو جنوبی افریقہ نے 1996ء کے ورلڈ کپ میں ہالینڈ کے خلاف کیا۔

دوسرا سیمی فائنل آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے درمیان کھیلا گیا جو کرکٹ کی تاریخ کا عجیب و غریب اور دلچسپ میچ تھا۔ اس میچ نے اس بات پر مہر لگا دی کہ کرکٹ ایک غیر یقینی کھیل ہے۔ اسی وجہ سے یہ دنیا بھر میں سب کھیلوں سے زیادہ مقبول ہے۔

آسٹریلیا نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے کل 213 سکور کیا جو ایک آسان ٹارگٹ تھا لیکن آسٹریلیا کے باؤلروں اور فیلڈنگ نے اس میچ کو بہت سخت اور کانٹے دار بنا دیا۔ میچ مسلسل اپنے تیور بدلتا رہا۔ کبھی آسٹریلیا کے ہاتھ میں اور کبھی جنوبی افریقہ کے ہاتھ میں آخری اوورز میں میچ آسٹریلیا کے ہاتھ میں چلا گیا لیکن 49 ویں اوور میں جنوبی افریقہ کے آل راؤنڈر کلوزنر نے میچ کا پانسہ پلٹ دیا اور میچ مکمل طور پر جنوبی افریقہ کے ہاتھ میں چلا گیا۔ لیکن 50 ویں اوور میں جب چار گیند باقی تھے جنوبی افریقہ کو جیتنے کے لئے صرف ایک رن درکار تھا کیونکہ سکور برابر ہو چکا تھا۔ 213، 213 اگر جنوبی افریقہ والے سکور نہ بھی کرتے اور آؤٹ نہ ہوتے تو بھی میچ جیت جاتے۔ لیکن کلوزنر کی جلد بازی نے جنوبی افریقہ کے فائنل میں پہنچنے کے چانس بالکل ختم کر دیے اور ایک رن بناتے ہوئے رن آؤٹ ہو گئے۔ ان کو چاہئے تھا کہ دوسرے بلے باز سے مشورہ کرتے اور حکمت عملی بناتے انہوں نے آپس میں کوئی مشورہ نہ کیا۔ اس طرح کرکٹ کے ایک بڑے ٹورنامنٹ کا فائنل میچ کھیلنے سے محروم ہو گیا۔

فائنل میچ

20 جون 1999ء پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان لارڈز کے تاریخی گراؤنڈ میں فائنل میچ کھیلا گیا جو امید تھی ایک یادگار اور تاریخی میچ ہو گا اور شائقین کو بہترین اور پروفیشنل کرکٹ کھیلنے کو ملے گی۔ لیکن پاکستانی ٹیم نے انتہائی مایوس کن کھیل پیش کر کے فائنل میچ کو بالکل ایک عام سا میچ بنا دیا۔ پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور پوری ٹیم 132 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی کوئی کھلاڑی بھی آسٹریلیا کے باؤلروں اور فیلڈروں کا مقابلہ نہ کر سکا بلے بازوں نے انتہائی مایوس کن کھیل پیش کیا۔ کوئی بھی کھلاڑی بال کے پیچھے آکر نہ کھیلا۔ غیر ضروری اور غیر ذمہ دارانہ سٹروک کھیلے۔ لگتا تھا کوئی بھی کھلاڑی جم کر کھیلنے کے لئے نہیں آیا بلکہ آؤٹ ہو کر جلد از جلد پویلین جانا چاہتا تھا۔ سمجھ سے بالکل بالا ہے کہ دنیا کی بہترین ٹیم اس طرح ڈھیر ہو جائے جو اس عالمی کپ کی موسٹ فیورٹ ٹیم تھی۔

جب آسٹریلیا نے بیٹنگ شروع کی تو پاکستانی باؤلروں کی خوب پٹائی ہوئی دنیا کے بہترین باؤلر آسٹریلیا کے بلے بازوں کے سامنے بے بس نظر آ رہے تھے۔ یہاں امید تھی کہ 132 کے ٹارگٹ تک پہنچنے کے لئے آسٹریلیا کی 5، 6 وکٹیں گریں گی اور وہ کافی محنت سے اس ٹارگٹ کو حاصل کرے گا لیکن بالکل برعکس آسٹریلیا نے جارحانہ کھیل پیش کرتے ہوئے شروع میں ہی 7 رنز کی اوسط سے سکور کرنا شروع کر دیا۔ اور 21 اوورز میں دو وکٹوں کے نقصان پر مطلوبہ ٹارگٹ پورا کر لیا۔

شین وارن مین آف دی میچ رہے۔ انہوں نے 4 وکٹیں حاصل کیں یاد رہے کہ سیمی فائنل میں بھی شین وارن مین آف دی میچ تھے۔

پاکستان کی کرکٹ ٹیم نے بہت زیادہ مایوس کن کھیل پیش کر کے کرکٹ کے شیدائیوں کو پوری دنیا میں مایوس کیا اس بڑے ٹورنامنٹ کو جیتنے کے لئے منصوبہ بندی حکمت عملی، اعتماد اور عزم اور جذبہ کی ضرورت تھی جو کسی بھی وقت کسی بھی کھلاڑی میں نظر نہ آیا۔

دلچسپ اعداد و شمار

ورلڈ کپ کے بعض دلچسپ اعداد و شمار

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکرانگیز اقتباسات

”مسائل کے گرداب“

جناب راؤ سلیم قمرالمعروف یحیٰ خاں صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:-

عصر حاضر میں پاکستان مسائل کے گرداب میں پھنسا ہوا ہے اور اس وقت دنیا کے لاچار اور بے بس ممالک میں سرفہرست نظر آتا ہے پاکستان کے مسائل بھی ہر قسمی ہیں یہ نہیں کہ اس کی معاشی حالت ابتر ہے' یہ نہیں کہ اس کا تعلیمی معیار پست ہے' یہ نہیں کہ پاکستان میں دہشت گردی زیادہ ہے' یہ نہیں کہ یہاں پر سفارش' رشوت اور اقرباء پروری عام ہے' یہ نہیں کہ ملک اقتصادی سنگینی کا شکار ہے' صرف پاکستان میں یہی چند مسائل نہیں ہیں بلکہ پاکستان کو اور بھی بڑے مسائل سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے' اربوں روپے کا قرضہ اس کے سر پر ہے' کسی بھی معاملے میں یہ خود کفیل نہیں ہے' چھوٹے چھوٹے مسائل مثلاً ملاوٹ' ذخیرہ اندوزی' دو نمبرمال کی تیاری' ڈاکہ وچوری کی وارداتوں کا معمول' ہیروئین اور چرس کی سمگلنگ' ٹریفک کا ناکارہ نظام' سڑکوں کی بدحالی' پانی کی قلت' بیماریوں کی بہتات' گٹروں اور گندگی کے ناقص انتظامات جیسے مسائل تو لگتا ہے کہ پاکستان کے رگ وپے میں رچ بس گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک کو ایک اور بڑا مسئلہ جو کہ میرے خیال میں سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ آج کی نوجوان نسل کی گمراہی کا ہے ملک کا نوجوان جسے مصور پاکستان علامہ اقبال شاہین سے تشبیہ دیتے تھے اور اس نوجوان کو اپنی پرواز بلند اور نگاہ تیز رکھنے کے علاوہ لہو گرم اور جھپٹنے پلٹنے کے لئے ہر وقت تیار رہنے کی نصیحت کرتے تھے اس کے علاوہ بانی پاکستان قائداعظم نوجوانوں کو ملک و قوم کا سرمایہ عظیم اور وطن کا دست وبازو کہتے تھے اور نوجوانوں کو آگے بڑھنے' علوم سیکھنے اور دن رات کام' کام اور بس کام کی نصیحت کرتے تھے۔ سرسید احمد خان نوجوان کو علم و شعور کی آخری منزلیں چھو لینے اور دنیا میں اپنی دھاک ہر معاملے میں بٹھانے کا کہہ گئے تھے' ڈاکٹر عبدالسلام اور ڈاکٹر قدیر خان جو کہ ہمارے ملک کے بڑے سائنسدان ہیں انہوں نے بھی نوجوان کو ترقی کے لئے سائنس و ٹیکنالوجی کے علم کے حصول اور "یورپئین" اقوام سے مقابلہ کا مشورہ دیا۔

پاکستان کے ہر ادیب اور ہر شاعر نے اس دیس کے نوجوان کو اپنی تحریروں اور اپنی شاعری میں جھنجوڑنے' بیدار کرنے اور اس دنیا میں کچھ کر جانے کی تلقین کی ہے لیکن آج اقبال کا شاہین نوجوان دہشت گردی کی اپنی اڑان میں مصروف عمل ہے۔ قائداعظم کا نوجوان آج دن رات کام' کام کی بجائے کھیل کھیل میں مصروف ہے کہیں یہ نوجوان کرکٹ کا شیدائی ہے تو کہیں اسے بلیرڈ سنوکر پر جوا کھیلتے دیکھا گیا ہے' سرسید احمد خان کا علم و شعور رکھنے والے نوجوان کا خواب بھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا اور آج کا نوجوان علم سے تو اس طرح دور بھاگتا ہے جیسے بکری شیر سے' لیکن ہاں آج کے نوجوان میں عشق کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور وہ بھی صنف نازک کے لئے' اس نوجوان نے ہر گلی' ہر موڑ' ہر شہر میں حوا کی بیٹی کا پیچھا کرنے کی ٹھان رکھی ہے اور اس پر فقرے بازی اپنا معمول بنا رکھا ہے' ڈاکٹر عبدالسلام جو کہ نوجوانوں کو سائنس و ٹیکنالوجی میں Advancement کا کہتے کہتے گزر گئے' ان کی نصیحت پر عمل کرنے کی بجائے آج کا نوجوان ہیرو بننے اور کرکٹر بننے کے چکروں میں علامہ اقبال کی فکری کاوشوں کے برعکس اس شعر پر عمل پیرا ہے۔

عقابی روح بیدار ہوئی ہے ان جوانوں میں
نظر آ رہی ہے منزل انہیں نگار خانوں میں

(ماہنامہ "تکبیر ٹائم" فیصل آباد اپریل 99ء ص 48)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

”معاشرتی فرق“

جناب انجینئر ولی جان صاحب امریکی اور پاکستانی معاشرہ کے فرق کے متعلق لکھتے ہیں:-

”آج اہل امریکہ اپنے رہنماؤں اور دانشوروں کی بالغ نظری کا پھل کھا رہے ہیں۔

امریکی معاشرے میں:

بچے چٹائیوں پر بیٹھ کر اور بغیر چھت کے اسکولوں میں نہیں پڑھتے۔

انسانوں میں چھوٹائی بڑائی نہیں ہے اور آدمی کی قابلیت کا پیمانہ اس کا گریڈ نہیں بلکہ اس کی ہنرمندی اور اس کا علم ہے۔

کم سے کم تنخواہ بھی اتنی ہے کہ ہر شخص آبرومندانہ زندگی گزار سکتا ہے۔

بیروزگاری کی صورت میں گزارہ الاؤنس ملتا ہے۔

غذا میں ملاوٹ نہیں ہے۔ مقدار اور معیار کے لحاظ سے غذا بہترین ہے۔

انسانی حقوق کا احترام کیا جاتا ہے۔ تقریر اور تحریر کی مکمل آزادی ہے۔

پانی اور بجلی کی فراہمی وافر مقدار میں اور بلا روک ٹوک ہے۔

مذہبی اختلاف کی بناء پر کسی کو قتل نہیں کیا جاتا ہے۔

ابتدائی تعلیم سب کے لئے لازمی' یکساں اور مفت ہے۔

اعلیٰ تعلیم کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔

کسی خاتون کو سڑک پر ننگا نہیں پھرایا جاتا ہے۔

خواتین سے اجتماعی آبروریزی نہیں ہوتی ہے۔

خرکاروں کے کیمپ نہیں ہیں۔

محنت کشوں سے بیگار نہیں لی جاتی ہے۔

انصاف بغیر مانگے ملتا ہے۔

ہر شعبے کا سربراہ ماہر علم ہی ہوتا ہے اور وہی رائے دینے اور فیصلہ کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔

پولیس والا عام شہری کو سر کہہ کر مخاطب ہوتا ہے۔

اس کے برعکس اقبالؒ اور جناح ؒ کے تخلیق کردہ پاکستان میں صورت حال یہ ہے کہ:-

وہی جاگیرداری نظام ہے جو 1947ء سے پہلے تھا۔ جاگیرداروں کی پرائیویٹ جیلیں برقرار ہیں۔

وہی پولیس کا نظام ہے جو 1947ء سے پہلے تھا۔ پولیس کی فرعونیت اور لاقانونیت بڑھتی جا رہی ہے۔

وہی انگریزی زبان ہے جو 1947ء سے پہلے تھی۔ جس نے 98 فیصد عوام کو گونگا بنا رکھا ہے۔

وہی انگریزوں کا دیا ہوا نظام تعلیم ہے جس میں غریبوں کے بچے کلرک بنتے ہیں اور امیروں کے بچے افسر۔

وہی سول سروس کے اہلکار ہیں جو تخلیقی صلاحیتوں سے خالی ہیں۔ انگریزی زبان کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔ لیکن دفاع' مالیات' امن و امان' صحت' آبپاشی' بجلی' ماحولیات' تعلیم' سماجی بہبود سمیت ہر شعبے کے ماہر شمار ہوتے ہیں۔ وہی افسر شاہی کا تانہ بانہ ہے جس میں فائلیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے میں سالوں لگا دیتی ہیں۔

ہر افسر کو نہیں کہنے کا اختیار ہے لیکن ہاں کہنے پر نوکری خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

اگر تبدیلی آئی ہے تو اتنی کہ یونین جیک کی جگہ چاند تارے والا جھنڈا آ گیا ہے۔ جاگیرداروں کے گھوڑوں کو نیا جنم مل گیا ہے اور ان کا نام پجارو ہو گیا ہے۔ گورے افسروں کی جگہ کالے افسر آ گئے ہیں جن کے کمروں میں دروازے حاجت مندوں پر بند ہو گئے ہیں اور رشوت دینے والوں پر کھل گئے ہیں۔ ڈیفنس کے نام پر ڈیفنس سوسائٹیاں بنی ہیں اور پھیلتی جا رہی ہیں۔ پاکستان میں بجلی کا شعبہ سب سے مظلوم رہا ہے۔ اسلام آباد میں بصیرت سے محروم حکمران پاکستان کے ہر ادارے کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا شیر مادر کی مانند اپنا حق سمجھنے لگے ہیں۔

(ماہنامہ "سائنس ڈائجسٹ" کراچی اپریل 99ء ص 157-158)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہماری ضرورت

جناب ڈاکٹر منیر حسین عاصم صاحب مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتے ہیں:-

”آج بھی پاکستانی قوم نظام شریعت کے لئے چشم براہ ہے لیکن اس نظام شریعت جس کو آج سے 1400 سو برس قبل جب نافذ کیا گیا تو سب سے پہلے اپنی ذات' اپنے اہل بیت اور قرابت داروں اور رفیقوں پر نافذ کیا گیا۔ اگرچہ اس کی تکمیل کے لئے بے شمار قربانیاں دی گئیں لیکن اس کا کوئی عوضانہ وصلہ ہرگز وصول و طلب نہ کیا۔ اپنا سب کچھ انسانیت کی بھلائی کے لئے قربان کر دیا۔ آنحضرتؐ نے اتنا کچھ بھی نہیں لیا جتنا اگر لے لیا جاتا تو عقلاً شرعاً اور قانوناً روا اور جائز ہوتا۔ اتنے بڑے کارنامے پر ذاتی غرض و لوٹ کا خفیف سا دھبہ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ معاشی لحاظ سے اس داعی حق نے اپنی کامیاب تجارت قربان کر دی۔ اس سے حاصل شدہ سرمایہ اپنے مشن پر صرف کر دیا۔ جب کامیابیاں اور کامرانیاں آئیں تو دولت کے ڈھیر اپنے ہاتھوں سے صرف اور تقسیم کئے۔ مگر اپنے گھر کے لئے فقر و فاقہ اور سادہ سی گذران کو پسند کیا۔ دربان خادم اور باڈی گارڈ بھرتی نہیں کئے۔ رنگ برنگی گاڑیوں اور ملکوں ملکوں محل بنوانے کی رسم سرے سے موجود ہی نہیں تھی۔

محسن انسانیت کا یہ مقدس انقلاب تھا جس کے ہم پاسبان بنائے گئے تھے۔ جس کے لئے ہمیں شہدا علی الناس اور امت وسط ہونے کا بلند ترین منصب عطا کیا گیا۔ یہ تھا کلمہ حق اور ابتدائے نفاذ شریعت جس کی امانت ہمیں اس لئے تفویض کی گئی تھی کہ حضورؐ کی نیابت میں ہم قیامت تک انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔ جب بھی زندگی اپنے مسائل میں الجھ جائے اور تمدن بحران میں گھر جائے تو ہم اس کے لئے سہارا بنیں۔ لیکن ہم نے اس کلمہ حق کی مشعل کو بلند رکھنے میں کوتاہی کی اور اس نظام حق کا اپنے ہاتھوں ستیاناس کر کے رکھ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دور حاضر کا قافلہ فکر بھٹک کر غلط موڑ مڑ گیا تو ہم اپنے فرائض ادا کرنے کے اہل نہ تھے۔ ہماری کوتاہیوں اور نافرمانیوں کا کرشمہ ہے کہ آج پوری حیات انسانی بحران بلکہ مکمل بحران کا شکار ہے۔ متضاد مادہ پرستانہ نظریات کی آمیزش نے ذہنی سکون کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ عالمی قیادت خدا ناشناس طاقتوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہم خود ان کے دریوزہ گر عادی بن کر رہ گئے ہیں حالات کی ٹھوکریں ہمیں بیدار نہ کر سکیں۔ ذلتیں اور نامرادیاں ہمارے اندر احساس ندامت نہیں ابھار سکیں۔ عالم اسلام کا انتشار اور انسانیت کا بحران ہمیں اصل صراط مستقیم یعنی نظام شریعت کی راہوں پر گامزن نہ کر سکا۔ پوری اولاد آدم کو چند خواہشات نے اپنے شکنجے میں کس لیا ہے۔ آدمیت کے اخلاقی شعور کی مشعل آخری ہچکیاں لے رہی ہے۔ جرائم تمدنی ترقی کے ساتھ تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ نفسیاتی الجھنوں کا زور ہے۔ ذہنی سکون یکسر غائب ہو چکا ہے۔ انسانی ذہن و کردار میں ایسا بنیادی فساد آ گیا ہے کہ زندگی کا کوئی گوشہ اس کی منحوس پرچھائیں سے محفوظ نہیں رہا۔ فلسفہ و حکمت سے سچائی کی روح کھو گئی ہے۔ اعتقادات و نظریات میں توازن نہ رہا۔ روحانی قدریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوپٹ ہو چکی ہیں۔ قانون روح عدل سے خالی ہو رہا ہے۔ سیاست میں جذبہ خدمت کی بجائے اقربا پرستی' اغراض پرستی اور ہوس پرستی کے عناصر مکمل طور پر قبضہ کر چکے ہیں۔ معیشت کے میدان میں ظالم اور مظلوم دو طبقے پیدا ہو چکے ہیں۔ موجودہ ملکی شیرازہ بالکل ان حالات کے برعکس ہے جو کہ نظام شریعت میں مملکت کو درکار ہوتا ہے۔ اس وقت ملک کا مکمل اجتماعی نظام وزیر اور حکماء' جج اور وکیل' لیڈر اور صحافی' سپاہی اور کوتوال' تحصیل دار اور پٹواری' نمبردار اور زمیندار' مصنف اور ادیب' عام آدمی اور مزدور اس معیار سے بہت دور جا چکے ہیں۔ جو نقشہ آنحضرتؐ نے اپنی حیات طیبہ میں نفاذ اسلام کے عملی نمونہ کے طور پر پیش کیا۔...... ہمیں ایسی شریعت چاہئے کہ جس میں شریعت ایوانوں کا تحفظ نہ کرے بلکہ کاشانوں کی خبر گیری رکھے۔ ہمیں ایسی شریعت چاہئے کہ جس میں مملکت کی بڑی شخصیت بھی خود کو قانون سے بالا نہ سمجھے۔ ہم بہر صورت شریعت کے شیدائی ہیں لیکن اس شریعت کے کہ جس میں ہمارے جان و مال' عزت و آبرو نام نہاد وڈیروں اور چوہدریوں سے محفوظ ہوں۔ اس شریعت کے جس کو نافذ کرنے کے لئے آرڈیننس اور ترمیمیں نہ کی جائیں بلکہ ایک دن اعلان کر دیا جائے کہ آج کے بعد ہر سزا و جزا' تجارت اور صنعت صرف اور صرف قرآن مجید کے قوانین کے مطابق ہوں گے۔ ایسی شریعت چاہئے جس میں ہر بھوکا' بیروزگار اور مظلوم سربراہ حکومت سے برملا کہہ سکے کہ میری آج کی بھوک اور ظلم کے تم ذمہ دار ہو۔ ہمیں شریعت ضرور چاہئے لیکن جس میں قرضے ری شیڈول اور معاف نہ ہوں بلکہ اسلامی مملکت کی ایک رسی بھی کسی شخص کے ذمہ واجب الادا ہو تو کوئی اس کو اس وقت تک نہ چھڑوا سکے جب تک وہ اس کی ادائیگی کا بندوبست نہ کر دے۔ ہم شریعت کے قائل ضرور ہیں لیکن اس شریعت کے جس میں امیر المومنین برملا اعلان کرے کہ اگر دجلہ کے کنارے کتا بھی بھوکا مر گیا تو میں اس کا جوابدہ ہوں گا۔ شریعت بہت پیاری چیز ہے لیکن وہ شریعت جس میں ملک و ملت اور عوام کا خون

چوسنے والے رشوت خوروں اور غاصبوں کے کٹتے ہوئے ہاتھ اور قلم ہوتے ہوئے سر برسر عام نظر آئیں۔ جس میں اونٹوں کی قطاریں' گھروں کا مال و متاع اور دن بھر کی مشقت سے حاصل کردہ کھجوریں جو کہ مزدوری کا عوضانہ ہوں سربراہ مملکت کی ایک آواز پر حکومت کو پیش کر دی جائیں۔ آغاز میرے وطن کے وہ ہمدرد کریں جنہوں نے تقریریں کرنے کے علاوہ کوئی فن نہیں سیکھا انشاء اللہ جنگی نشین اپنے خون کا آخری قطرہ بھی اس اسلامی مملکت کے لئے حاضر کر دیں گے۔"

(ماہنامہ "تکبیر ٹائم" فیصل آباد مارچ 99ء ص 23-24-49)

☆☆☆☆☆☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32182 میں محمد ابوالخیر ولد مبارک کریم مرحوم پیشہ ملازمت عمر...... بیعت...... ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 0/15 ڈیسمل واقع بنگلہ دیش مالیتی۔/45000 ٹکہ۔ 2۔ سکنی زمین برقبہ 0.02 ڈیسمل واقع بنگلہ دیش مالیتی۔/8000 ٹکہ۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/26160 ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/2000 ٹکہ سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ابوالخیر بنگلہ دیش گواہ شد نمبر1 غیاث الدین احمد ڈھاکہ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر2 محمد مطیع الرحمٰن بنگلہ دیش۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32183 میں بلقیس طاہرہ زوجہ ڈاکٹر ایم لطیف احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-10-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ دوکان برقبہ 3 سرساہی واقع بدوملہی مالیتی۔/100000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 12 تولہ مالیتی۔/72000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/1000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/173000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/7200 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بلقیس طاہرہ بدوملہی ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 حکیم نصیر احمد بدوملہی گواہ شد نمبر2 محمد رفیق احمد بدوملہی۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32184 میں بشیر احمد طاہر ولد ڈاکٹر ایم لطیف احمد صاحب قوم سندھو پیشہ طبابت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-11-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 2 مرلہ بمع حویلی 2 مرلہ واقع بدوملہی یعنی 4 کمرے ہیں مالیتی۔/100000 روپے۔ 2۔ دوکان برقبہ ایک مرلہ واقع بدوملہی ضلع نارووال مالیتی/100000 روپے۔ 3۔ دوکان برقبہ 1/2 مرلہ واقع عامر روڈ شاد باغ لاہور مالیتی۔/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/20000 روپے سالانہ بصورت طبابت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد طاہر بدوملہی ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 حکیم نصیر احمد بدوملہی گواہ شد نمبر2 محمد رفیق بدوملہی۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32185 میں قمر احمد ولد چوہدری غلام حیدر صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-12-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 16 ایکڑ مالیتی۔/465000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان برقبہ 6 مرلہ مالیتی۔/100000 روپے۔ 3۔ پرانا ٹریکٹر جس میں میرا حصہ 1/4 ہے مالیتی۔/20000 روپے۔ 4۔ ٹیوب ویل جس میں میرا حصہ 1/4 ہے مالیتی۔/3000 روپے۔ 5۔ ایک بھینس مالیتی۔/15000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/603000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا ہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قمر احمد ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 محمد صدیق بٹ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 رانا مشتاق احمد ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 32186 میں شمس الدین سیال ولد چوہدری فتح دین سیال قوم سیال پیشہ پنشنر عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بورے والا ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-11-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 32/21 برقبہ ایک کنال واقع دارالنصر وسطی ربوہ مالیتی۔/400000 روپے۔ 2۔ مکان نمبر 3/Y برقبہ سات مرلہ واقع بورے والا ضلع وہاڑی مالیتی۔/500000 روپے۔ 3۔ ترکہ اہلیہ مرحومہ کا حصہ جائیداد از والد صاحب اڑھائی کنال و حصہ مکان نمبر 84/6 برقبہ 9 مرلے بورے والا بعد از منہائی حصہ والدہ اہلیہ ام کا 1/11 کے 1/4 حصہ کا مالک ہوں لیکن اہلیہ ام کے یہ دونوں حصے قابل ادا ہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ۔/58-1614 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شمس الدین سیال 3/Y بورے والا ضلع وہاڑی گواہ شد نمبر1 محمود احمد منیب مربی سلسلہ وصیت نمبر 20729 گواہ شد نمبر 2 محمد ایوب سیکرٹری مال بورے والا۔

بقیہ صفحہ 4

☆ اس ٹورنامنٹ میں کم سے کم سکور 68 ہے جو اسکاٹ لینڈ نے ویسٹ انڈیز کے خلاف بنایا۔

☆ زیادہ سے زیادہ سکور 373 رہا جو انڈیا نے بنایا۔

☆ نیوزی لینڈ کے جیف ایلوٹ نے 20 وکٹیں حاصل کیں انہوں نے پہلے ورلڈ کپ کا ریکارڈ توڑا جو 18 وکٹیں تھیں جو پاکستان کے عمران خان اور انڈیا کے راجر بنی کے پاس تھا اب فائنل میں شین وارن نے چار وکٹیں حاصل کر کے کل 20 وکٹیں حاصل کر لیں اس طرح وہ بھی ایلوٹ کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔

☆ انفرادی طور پر انڈیا کے راہول ڈریوڈ نے سارے میچوں میں کل 461 رنز بنائے اور سرفہرست رہے۔

☆ ایک اننگز میں سب سے زیادہ انفرادی سکور انڈیا کے گنگولی نے بنایا 183 رنز۔

☆ تیز رفتاری میں پاکستان کے شعیب اختر رہے جنہوں نے 95 میل کے حساب سے باؤلنگ کروائی۔

☆ ٹورنامنٹ کی واحد ہیٹ ٹرک پاکستان کے ثقلین مشتاق نے زمبابوے کے خلاف کی۔

☆ جنوبی افریقہ کے آل راؤنڈر کلوزنر مین آف دی ٹورنامنٹ رہے۔ انہوں نے زوردار بیٹنگ کے ساتھ ساتھ 17 وکٹیں بھی حاصل کیں۔

☆ پہلی وکٹ کا ریکارڈ پاکستان نے بنایا جو 194 رنز تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ماہر امراض ذہن) کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب Psychiatrist ماہر امراض ذہن مورخہ 4- جولائی بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ علاج کریں گے ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔ (ایڈمنسٹریٹر)

درخواست دعا

○ مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب آف ٹنڈو جام (سندھ) تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت اُن کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمود احمد منیب صاحب مربی دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

کہ محترم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی ضلع ملتان کے والد محترم چوہدری محمد سلیمان صاحب مورخہ 27- مئی 99ء بروز جمعرات راجن پور میں بجلی کا کرنٹ لگنے سے اچانک بعمر 60 سال وفات پا گئے۔ اسی روز مکرم اقبال احمد صاحب امیر ضلع راجن پور نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت کے علاوہ متعدد غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ رات گیارہ بجے مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب ضلع ملتان نے دعا کروائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ 9 بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں سب سے بڑے بیٹے مربی ضلع ملتان کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں اور سب سے چھوٹے بیٹے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ مرحوم کے دیگر بچے بھی جماعتی و تنظیمی عہدوں پر خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔

آپ نے بعد از تحقیق 1962ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ خلیفہ وقت و نظام جماعت سے فدایانہ تعلق رکھتے تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ کے علاوہ تہجد گذار تھے۔ رؤیائے صادقہ سے مشرف تھے۔ مرکزی مہمانوں کی مہمان نوازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور غریبوں کی مدد کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے اور بطور سیکرٹری تربیت نومبائعین۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ و سیکرٹری تعلیم القرآن کے ضلعی عہدوں پر تادم وفات نہایت اخلاص سے خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ کو نائب امیر ضلع راجن پور کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے

اعلان تبدیلی خریداری نمبر

○ خریداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ نے اپنے خریداران کے خریداری نمبر جن کو اخبار بذریعہ ڈاک ملتا ہے' تبدیل کر دیئے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ ان کے پتہ کی چٹ پر نئے خریداری نمبر درج کر دیئے ہیں۔ یہ نمبر نوٹ فرمالیں اور آئندہ سے چندہ کی ترسیل اور خط و کتابت کے لئے اس نئے خریداری نمبر کا حوالہ دیں۔ (مینجر الفضل)

بقیہ صفحہ 1

آپ میری تعریف کریں۔ آپ نے بر سر عام میری تعریف کر کے مجھے محروم ثواب آخرت کیا میری تو نیت اور تھی اس لئے میں نے شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی یہ تدبیر کی تھی اور بہانہ کیا تھا۔ اب یہ روپیہ آپ کا ہے لیکن آپ کسی کے آگے نام نہ لیں بس اب میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ مرنے تک اس کا ذکر نہ کریں فلاں نے یہ دیا ہے۔ یہ سن کر وہ بزرگ رو پڑے اس نے پوچھا آپ روئے کیوں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے رونا اس لئے آیا کہ تو نے ایسا اخفا کیا ہے کہ جب تک یہ لوگ رہیں گے تجھے لعن طعن کریں گے کیونکہ کل کا واقعہ سب کو معلوم ہے اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے روپیہ واپس دے دیا ان کو اس حقیقت کی کیا خبر اور تم کہتے ہو کہ میرا نام نہ لینا اس نے کہا مجھے لعنتیں منظور ہیں مگر ریاء سے بچنا چاہتا ہوں غرض وہ چلا گیا اور آخر اللہ تعالیٰ نے اس امر کو ظاہر کر دیا جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔

ایک متقی تو اپنے نفس امارہ کے برخلاف جنگ کر کے اپنے خیال کو چھپاتا ہے اور خفیہ رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس خفیہ خیال کو ہمیشہ ظاہر کر دیتا ہے جیسا کہ بدمعاش کسی بد چلنی کا مرتکب ہو کر خفیہ رہنا چاہتا ہے اسی طرح ایک متقی چھپ کر نماز پڑھتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے سچا متقی ایک قسم کا ستر چاہتا ہے تقویٰ کے مراتب بہت ہیں لیکن بہرحال تقویٰ کے لئے تکلف ہے اور متقی حالت جنگ میں ہے اور صالح اس جنگ سے باہر ہے جیسے کہ میں نے مثال کے طور پر اوپر ریاء کا ذکر کیا ہے جس سے متقی کو آٹھوں پہر جنگ ہے"

(یہ واقعہ ملفوظات جلد ششم ص 389' 390' 335' 336 اور جلد اول ص 22-23 جلد دہم ص 409 میں مختلف تفاصیل سے درج ہے یہاں تمام تفاصیل کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ مرتب)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

افغانستان میں شدید لڑائی

کابل کے شمال میں طالبان اور مخالف فوجوں کے درمیان شدید لڑائی جاری ہے۔ بھاری توپ خانہ سے ایک دوسرے کے ٹھکانوں پر شدید گولہ باری کی گئی۔ سینکڑوں افراد نقل مکانی کر گئے۔ شمالی اتحاد سے فیصلہ کن معرکے کے لئے سینکڑوں طالبان ہرات سے کابل پہنچ گئے ہیں۔

کسووو کے مسلمانوں کی واپسی

کسووو کے مسلمان پناہ گزینوں کی باقاعدہ واپسی شروع ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ کی بسیں مقدونیہ کے ایک کیمپ سے چار سو پناہ گزینوں کو لے کر کسووو کے دارالحکومت روانہ ہو گئیں۔ چیک صدر نے کہا ہے کہ یوگوسلاویہ میں نیٹو کی امن کارروائیاں قابل تعریف ہیں۔

الجزائر میں ریفرنڈم

الجزائر کے صدر نے کہا ہے کہ اگر میں ریفرنڈم ہار گیا تو پھر گھر چلا جاؤں گا۔ امن قائم کرنے کے لئے میں صدر بنا۔ اگر امن قائم نہیں ہوتا تو مجھے عہدہ صدارت نہیں چاہئے۔

عراقی الزامات درست ہیں

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ عراقی الزامات میں کچھ حد تک صداقت ہے کہ اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے اہلکار امریکہ کے لئے جاسوسی کرتے رہے ہیں۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان الزامات کی وجہ سے عالمی ادارے کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ اور اس بارے میں تحقیقات کی جارہی ہے۔ عراقی ترجمان نے کہا ہے کہ عراق کبھی بھی امن کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنا لیکن امریکی سرپرستی کو کسی بھی حالت میں قبول نہیں کیا جائے گا۔

سری لنکا میں لڑائی

سری لنکا میں فوج اور باغیوں کی لڑائی میں 140 باغی اور فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ فوج نے تامل ٹائیگرز پر ٹینکوں اور توپوں سے حملہ کیا ہے۔ اور حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ 60 مربع میٹر کا علاقہ باغیوں سے واپس لے لیا ہے۔

113 ایشائی گرفتار

میکسکو سے امریکہ گھسنے کی کوشش میں 113 ایشائی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان میں 39 چینی اور 74 ایشائی ممالک کے باشندے ہیں یہ تارکین وطن غیر قانونی طور پر میکسکو کی سرحد عبور کر کے امریکہ داخل ہو رہے تھے۔

اریٹریا اور ایتھوپیا میں جنگ

اریٹریا اور ایتھوپیا دونوں اپنی سرحدوں کے تازہ حملوں میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے دعویٰ کر رہے ہیں۔ اریٹریا کا کہنا ہے کہ اس نے دشمن کے 650- افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی کر دیئے ہیں جبکہ ایتھوپیا کا دعویٰ ہے کہ اس نے گزشتہ دو روز کی لڑائی میں اریٹریا کے چھ ہزار فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

پاکستانی سمگلر کو پھانسی

چین میں ایک پاکستانی شہری کو ہیروئن سمگل کرنے پر پھانسی دے دی گئی ہے۔ ملزم نے 1995ء میں 200 گرام ہیروئن اور 260 گرام چرس سمگل کی تھی۔

ٹائمز آف انڈیا کا ایک تبصرہ

ٹائمز آف انڈیا کا کہنا ہے کہ چین نے پاکستان کی حمایت کی تو بھارت امریکہ کے قریب ہو جائے گا۔ بھارت چاہتا ہے کہ چین غیر جانبدار رہے۔ وہ سیز فائر کی بجائے مداخلت کاروں کی واپسی کی بات کرے۔ چین کے موقف کو کارگل پر سفارتی سرگرمیوں کے تناظر میں دیکھا جارہا ہے۔

روسی سرحدی گارڈ اغوا

نامعلوم افراد نے چار سرحدی گارڈز کو اغوا کر لیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حملہ آوروں نے زبردستی ان کی وردیاں اتروائیں اور سول لباس پہنا کر ساتھ لے گئے۔

یرغمالیوں کی رہائی

کانگو نے روانڈا کے 190 یرغمالیوں کو رہا کر دیا ہے۔ ان افراد کو گزشتہ سال صدر لارن کبیلا کے خلاف بغاوت کے دوران یرغمال بنایا گیا تھا۔

جلوس پر لاٹھی چارج

سری نگر میں عید میلاد النبی ؐ کے جلوس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور چار حریت پسند گرفتار کر لئے۔ پولیس نے آنسو گیس کے شیل بھی برسائے۔ 65- افراد زخمی اور ایک شہید ہو گیا۔ سرینگر میں کئی مقامات پر بھارتی فورسز نے مساجد کے باہر پہرہ لگا کر لوگوں کو جلوس نکالنے سے روک دیا۔ حرکت المجاہدین نے لولاب اور حزب المجاہدین نے نوشہرہ میں کارروائیاں کر کے میجر سمیت 14- فوجی مار ڈالے۔ لشکر طیبہ کے مجاہدین نے حملہ کر کے 15 فوجی ہلاک کر دیئے۔

88 انسانی کھوپڑیاں برآمد

بھارت کی ریاست بہار کے پٹنہ ریلوے سٹیشن پر پولیس نے ایک لاوارث تھیلے سے 88 انسانی کھوپڑیاں برآمد کر لیں۔ ان کھوپڑیوں کو مشین سے پالش کیا گیا تھا۔ یہ کھوپڑیاں پٹنہ سے باہر لیجائی جارہی تھیں۔

مسئلہ کشمیر کا حل ناگزیر ہے

متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل ناگزیر ہے۔ ہم ہر ممکن تعاون کریں گے۔ اردن کے وزیر خارجہ نے کہا کہ امید ہے کشیدگی کسی بڑے تصادم کی شکل اختیار نہیں کرے گی۔ مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر کے حل کی کوششوں کی حمایت کرتے ہیں۔

سپیڈو میٹر گاڑی کی رفتار کو صحیح طور پر متعین کرنے کے لئے 1920ء میں مقناطیسی سپیڈو میٹر ایجاد کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 29- جون- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
30- جون- غروب آفتاب- 7-21
یکم جولائی طلوع فجر- 3-23
یکم جولائی طلوع آفتاب 5-09

وزیراعظم پاکستان کا چینی دورہ

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے اپنے چین کے دورے میں چینی وزیر اعظم سے ملاقات کی جس میں کشمیر اور کارگل کی صورت حال پر تبادلہ خیالات کیا۔ نواز شریف کی صدر چین جیانگ زیمن سے بھی ملاقات متوقع ہے اس کے علاوہ وہ چینی پارلیمانی سربراہ لی پنگ سے بھی ملاقات کریں گے۔ نواز شریف کے دورہ چین میں 4 سمجھوتوں پر بھی دستخط ہونے کا امکان ہے۔

چینی وزیراعظم کا مشورہ

چینی وزیر اعظم ژورونگ جی نے بھارت اور پاکستان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کشمیر میں صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے آپس میں مذاکرات کریں۔ چین کے وزیر اعظم نے کہا کہ چین اس علاقہ میں پائیدار امن کا خواہاں ہے۔

پاکستانی سفارت کار کا اخراج

بھارت نے پاکستانی ہائی کمیشن کے ایک پاکستانی سفارت کار دل فیاض کو بھارت سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ پہلے خبر ملی تھی کہ وہ لاپتہ ہیں لیکن بعد میں پتہ لگا کہ دل فیاض کو اترپردیش پولیس نے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر رکھا تھا۔ اب بھارت نے ان کو 5 جولائی تک بھارت سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کو بھارت نے اپنے دفتر خارجہ میں بلا کر بھارتی حکومت کے اس فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے۔

نواز شریف کا دورہ چین

کنٹرول لائن پر کشیدگی میں شدت کی وجہ سے اور بھارت کے ممکنہ حملے کی وجہ سے وزیر اعظم نواز شریف نے اپنا دورہ چین مختصر کر دیا ہے۔ وہ اب ہانگ کانگ سے ہی واپس پاکستان آ جائیں گے تاکہ کسی ایمرجنسی کی صورت وہ اپنے ملک میں موجود ہوں اور مناسب فیصلے کر سکیں۔

سابق خارجہ سیکرٹری کا دورہ بھارت

بھارت کی وزارت خارجہ نے دعویٰ کیا ہے کہ نواز شریف کی طرف سے پاکستان کے سابق خارجہ سیکرٹری نیاز اے نائیک نے بھارت کا خصوصی دورہ کیا اور واجپائی سے ملاقات کی یہ بات کشمیر کنٹرول لائن کی صورت حال کے متعلق تھی۔ لیکن حکومت پاکستان کے دفتر خارجہ کا کہنا ہے کہ پاکستان نے ایسا کوئی ایلچی بھارت نہیں بھیجا اور نہ ہی کسی نے بھارت کا خفیہ دورہ کیا۔ یہ صرف قیاس آرائی اور جھوٹ ہے۔ بی بی سی کے مطابق نیاز اے نائیک کارگل پر تجویز لے کر آئے جبکہ بھارتی اخبارات کا کہنا ہے کہ وہ ایسی پانچ تجاویز لائے تھے۔

عید میلاد النبی پر دو گروہوں میں تصادم

کراچی کے علاقے مندر چورنگی اور جمشید روڈ پر اتوار کو دو مذہبی گروپوں میں زبردست تصادم ہو گیا جس میں کئی افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے دونوں گروپوں کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا اس کے علاوہ پولیس نے آنسو گیس کے شیل بھی پھینکے اور لوگوں کو تتر بتر کر دیا۔ نامعلوم افراد نے موسیٰ لین میں جماعت اسلامی کے دفتر پر پتھراؤ کیا اور وہاں موجود گاڑی کے شیشے توڑ دیئے۔ پولیس نے کئی افراد کو گرفتار کر لیا۔ شرپسندوں نے دیگر کئی مقامات پر بھی پتھراؤ کیا۔ جس سے کئی علاقوں میں زبردست کشیدگی پھیل گئی۔ کئی پولیس افسران کی گاڑیوں کے شیشے بھی پتھراؤ کے نتیجے میں ٹوٹ گئے۔ ہنگامہ آرائی بارہ ربیع الاول کے مقدس روز ہوئی۔ جو کہ کسی منصوبہ کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔

میٹرک کے نتائج کا اعلان

ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور نے میٹرک کے سالانہ امتحانات 1999ء کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ نتیجہ 71ء48 فیصد رہا۔ طالبات نے طلباء پر سبقت حاصل کی۔ سائنس اور جنرل گروپ میں طالبات نے پہلی تین پوزیشنیں حاصل کیں۔

شدید گرمی کی جان لیوا لہر

پنجاب میں شدید گرمی اور حبس کی وجہ سے 15- افراد جاں بحق ہو گئے۔ ساہیوال، چیچہ وطنی، بورے والا، پنڈی بھٹیاں اور میلسی سمیت مختلف مقامات پر بیسیوں افراد بے ہوش ہو گئے۔ کوئٹہ میں بھی درجہ حرارت 40 سنٹی گریڈ سے بھی بڑھ گیا۔